حکیم التبلیغ حضرت مولانا ابراہیم صاحب دیولا دامت برکاتہم کے تازہ بیان کی اکیاون باتیں
ناقل:زکی نواپوری
نظر ثانی :ابو سعد چارولیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

١)اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے (رحمتی وسِعت کلَّ شیء)
٢) *اللہ کی رحمت سے امیدوار رہنا چاہیے، اللہ سے نا امید ہونا کفر ہے.*
٣)مسلمان ہے تو پھر اس کے لیے اللہ کی رحمتوں میں بہت جگہ ہے.
٤)جب گناہوں کے ساتھ اللہ کے پاس معافی لیکر آئے گا تو اللہ فوراً معاف کر دے گا.
٥)اللہ کو معافی پسند ہے.
٦)کوئی معافی لے کر آتا ہے تو اللہ خوش ہو جاتا ہے، اس کی معافی کو رد نہیں کرے گا.
٧)گناہ پر اصرار نہ کریں ، *گناہ پر اَڑنا کہ اس کو چھوڑے ہی نہیں یہ بڑی خطرناک بات ہے.*
٩)جب گناہ ہو جاوے تو دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ سے توبہ کریں ، یہ حدیثوں میں ہے کہ برائ ہوگئ تو اس کے پیچھے نیکی لگا دو وہ اُس کو دھو دیگی.
١٠) *گناہ کے پیچھے بڑی نیکی توبہ ہے.*
١١) *اللہ نے بندوں کو رحمت کے لیے ہی پیدا کیا، عذاب دینے کے لیے نہیں پیدا کیا* . (ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم و آمنتم)
١٢)ہاں! مگر آدمی اڑےگا تو یہ اللہ سے مقابلہ ہے کہ تو جو کہےوہ تو میں کرنےکا نہیں.
١٣)ایک سفر میں حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے دیکھا کہ ایک عورت کھانا پکا رہی ہے، اس کا چھوٹا بچہ بھی چولہے کے پاس ہے، ہوا چلتی تھی تو وہ آگ کی لپٹ باہر آوے اور پاس ہی وہ بچہ تھا؛ اس لیے وہ عورت بار بار اس بچہ کو ہٹاوے، اس کو معلوم ہو گیا کہ مجمع میں رسول صلی اللہ علیہ و سلم بھی ہیں ، وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کے پاس آکر کہنے لگی: "آپ اللہ کے رسول ہیں؟"
"ہاں! میں اللہ کا رسول ہوں"، تو وہ عورت کہنے لگی: "اللہ سے زیادہ تو کوئ مہربان نہیں ہے"
"ہاں! اس میں کوئی شک نہیں "
تو عورت نے کہا کہ" اللہ اپنے بندوں کو آگ میں کیسے ڈالےگا؟ جب کہ میں اپنے بچے کو آگ سے بچا رہی ہوں "
روایتوں میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے سر جھکا لیا اور رونے لگے، پھر سر اٹھا کر فرمایا کہ: بے شک اللہ تعالٰی اپنے بندوں کو آگ میں نہیں ڈالنا چاہتے ، کیونکہ کہ بہت مہربان ہے،ہاں! کوئی ایسا سرکش ہے کہ لا الہ اِلاّ اللہ کہنے کو بھی تیار نہیں ہے؛ اس کو ڈالیں گے دوزخ میں.
١٤)اللہ نے اپنی رحمت کے بہت سے اسباب پیدا کیے.
١٥)رحمت کس کے پاس جائے گی؟ تو فرمایا:اِنَّ رحمت اللہ قریبٌ من المحسنین میری رحمت نیکو کاروں سے نزدیک ہے.
١٦)رحمت بہت وسیع ہے، اس کو قریب کرنے کے لیے نیکوکار بن جاؤ.
١٧)آدمی نیکوکار بنیں بدکار نہ بنیں.
١٨)اپنی جان مال کو اللہ کی امانت سمجھ کر استعمال کریں ، *یہ امانت بھی ہے اور نعمت بھی

ہے،* یہ بغیر مانگے دی ہے اس حیثیت سے یہ انعام ہے اور اس کے پیچھے حساب ہو اس حیثیت سے یہ امانت ہے، تو اپنی جان مال میں مختار نہ بنیں پابند بنیں.
۱۹)دنیا کو اللہ نے حقوق ادا کرنے کی جگہ بتلایا ہے.
۲۰)حق نہیں جانتے تو پوچھو، اور پوچھ کر زندگی گزارو (فاسئلو اہل الذکر ان کنتم لاتعلمون).
۲۱)دنیا کا رواج ہے *پوچھنے والے کو جواب ملتا ہے اور نہ پوچھے تو بھٹکتا رہتا ہے.* ایسے ہی دین میں نہیں پوچھو گے تو بھٹک جاؤگے، عمل صحیح نہیں ہوگا.
۲۲)اپنے آپ کو دین کا پابند کرنا ہے.
۲۳) *اللہ کا کام کر کے کوئی نا مراد نہیں ہوا، ایسا کہیں نہیں ملے گا کہ اللہ کا کام کرتے کرتے اجڑ گئے.*
۲٤)سب سے پہلے اللہ کے فرائض کی پابندی کرنی ہے، *عبادت میں، لین دین میں، رہن سہن میں*... اس کی پابندی ضروری ہے، اس کا سیکھنا سمجھنا بھی ضروری.
۲۵)جب آدمی صحیح راستے پر ہوگا اور بھول ہو جائے گی تو اللہ اس کی بھول معاف کر دیں گے.
۲٦)ہمارے بزرگ کہتے ہیں کہ *جب پاپ کا گھڑا بھر جاتا ہے تو پھوٹتا ہے،* ایک دم سزا نہیں ہوتی؛ مگر جب پاپ پر پاپ پاپ پر پاپ.....
۲۷)بعض گناہ عبادت سے معاف ہو جاتے ہیں، بعض گناہ صدقہ سے معاف ہوتے ہیں، حج سے گناہ معاف ہوتے ہیں، نماز سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور بڑے گناہ کیے ہیں تو توبہ سے معاف ہو جاتے ہیں.
۲۸)اللہ تعالٰی نے معافی کا دروازہ کھلا رکھا ہے موت تک.
۲۹)توبہ کرکے اپنے آپ کو پابند کرنا ہے، پھر خود ہی اللہ کی رحمتیں دیکھےگا، برکتیں دیکھے گا.
۳۰)حق ادا کر نے میں کوتاہی نہ کرے ،اور صاف ستھرا معاملہ رکھے تو اس میں برکت ہوگی چاہے تھوڑا ہو.
۳۱)زندگی کو رسول صلی اللہ علیہ و سلم کے طریقوں پر لانا ہے، پھر اللہ اپنا کرم دکھائیں گے، رحمتیں دکھائیں گے، کیوں کہ مخلوق کو رحمت ظاہر کرنے کے لیے ہی پیدا کیا ہے.
۳۲) *اللہ تو بڑا ہے، کوئی اس کو مانے نہ مانے، وہ تو بڑا ہی ہے،* اسی کے ہاتھ میں سب کچھ ہے؛ کیوں کہ موت و حیات کسی کے ہاتھ میں نہیں ہے جو کہ اصل ہے، وہ اسی کے ہاتھ میں ہے.
۳۳)اندر یہ یقین بنانا ہے کہ کسی کے ہاتھ میں کچھ نہیں، اللہ کے ہاتھ میں سب کچھ ہیں .
۳٤)اس لیے ہر بات میں اللہ کی طرف جھکنا ہے.
۳۵)اللہ کو راضی رکھنا ہے، اللہ کا راضی ہونا سب سے بڑی چیز ہے.
۳٦)اللہ جو راضی ہوگا وہ دین سے راضی ہوگا.
۳۷)غلطی اور گناہ یہ تو آدمی کی زندگی میں رہے گا، لیکن اللہ ان کو معاف کر دیتا ہے اور اطاعت قبول کرتا ہے، یہ جانتے ہوئے قبول کر لیتے ہیں کہ اس کی عبادت ناقص ہے، یہ اللہ کا کرم ہے.
۳۹)اور اللہ کا کرم لامحدود ہے ،بندے کے گناہ کی تو حد ہے کہ ۵۰ سال گناہ کیے ٦۰ سال گناہ کیے؛ مگر اللہ کے کرم کی تو کوئی حد ہی نہیں ہے؛ اس لیے گناہ بخشے جائیں گے؛ لیکن زندگی کا رخ اللہ کی طرف ہونا چاہیے.
٤۰)اور ہمیشہ اپنی ذمہ داری پوری کریں ، *اپنی ذمہ داری بھول کر اللہ کی رحمت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے.*

٤١)کوئی بے فکر نہ رہیں ، موت سے پہلے موت کی تیاری کریں.
٤٢)اپنی دنیا سے اپنی آخرت بنانا ہے ، *جب دنیا سے آخرت نہیں بنائے گا تو دنیا سے دھوکہ کھائے گا.*
٤٣)کھانے کمانے کی اللہ نے ممانعت نہیں کی ہے، ہاں! کچھ پابندیاں لگائی ہیں : حرام، حلال یہ دیکھنا پڑےگا.
٤٤)اللہ کی حد کو دیکھو کہ یہ اللہ کی حد ہے، بس! آگے نہیں جا سکتے، جو حرام ہے وہ اللہ کی حد ہے.
٤٥)حرام میں کوئی چلا گیا تو اللہ کو غیرت آتی ہے.
٤٦) *سب سے بڑا عبادت گزار وہ ہے جو حرام سے بچے.*
٤٧)حلال میں برکت ہے، حرام میں کوئی برکت نہیں.
٤٩) *حرام زیادہ ہوتا ہے پھر وبال لاتا ہے، حلال تھوڑا ہوتا ہے برکت آتی ہے.*
٥٠) اپنے آپ کو پابند بنانا ہے، خصوصاً نمازوں کا پابند *جو نماز کا جتنا پابند اس کے باقی کاموں میں اتنی ہی پابندی آئے گی، جو نماز میں پیچھے رہ جائے گا وہ دوسرے کاموں میں اور پیچھے رہ جائے گا،* حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے.
٥١)نماز سے بڑا کوئی کام نہیں، نماز کی وجہ سے دوسرے کاموں میں برکت آئے گی؛ اس لیے نماز کا اپنے آپ کو پابند کرنا اور اللہ سے پابندی مانگنا ہے.
وما علینا الا البلاغ